امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ

(۹۳-۱۷۹ھ)

سید اسد علی اویسی

نام: مالک

والد کا نام: انس

شجرہ نسب: مالک بن انس بن مالک بن ابو عامر بن عمرہ بن الحارث

ولادت: ۹۳ھ مدینہ طیبہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپکے پَر دادا (سیدنا ابو عامر بن عمرہ) جلیل القدر صحابی تھے، غزوہ بدر کے سوا تمام غزوات میں انہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل رہی۔

بشارتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بحقِ امام دار الحجرۃ:

مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب لوگ علم کی طلب میں سفر کر کے اونٹوں کے (طویل سفر کے باعث) جگر پگلا دیں گے پھر انہیں عالمِ مدینہ سے بہتر کوئی عالم نہیں ملے گا۔

امام سفیان بن عیینہ اور امام عبدالرزاق فرماتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ ہے۔

[امام زرقانی، شرح موطا، ۳/۱]

آغازِ تعلیم:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس دور میں آنکھ کھولی جب صحابہ کرام کے فیوض یافتگان علم کی روشنی آگے کی جانب منتقل کر رہے تھے ،ان میں امام زہری، امام یحیی بن سعید، امام زید بن اسلم شامل ہیں (انہی ائمہ کی زندہ کرامت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں امتِ مسلمہ کو میسر آئی)۔۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ذوقِ حصولِ علم کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ زمانہ طالبِ

علمی میں وسائل نہ ہونے کی بناء آپ نے اپنی چھت توڑ کر اسکی کڑیاں فروخت کر کے حصولِ علم کیلئے کتابیں خریدیں۔

اساتذہ:

آپ نے ۹۰۰ سے زائد اساتذہ سے علم حاصل کیا، جن میں سے ہم اختصار کے ساتھ چند جلیل القدر اساتذہ کے اسماء درج کر رہے ہیں:۔

۱۔امام نافع مولی ابنِ عمر رحمۃ اللہ علیہ	۲۔امام زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ	۳۔امام زہری رحمۃ اللہ علیہ
۴۔امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ	۵۔امام یحیٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ	۶۔امام ابنِ مکندر رحمۃ اللہ علیہ
۷۔امام ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ	۸۔امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	۹۔امام ابوزبیر المکی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔امام حمید الطّویل رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۔امام ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۔امام ابوزناد رحمۃ اللہ علیہ

ائمہ اسلام کی آراء:

۱) امام ابنِ وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اگر امام مالک اور امام لیث نہ ہوتے تو ہم گمراہ ہوجاتے۔

[غلام رسول سعیدی، تذکرۃ المحدثین، ص ۹۵]

۲) امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میرے نزدیک تبع تابعین کی جماعت میں امام مالک سے زیادہ کوئی عظیم شخص نہیں۔

[امام ابنِ حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۹/۱۰]

۳) امام عبدالرحمان مہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں فنون (روایتِ حدیث اور قواعدِ سلف) کے امام تھے۔۔ان سے بڑھ کر میں نے (اپنے زمانے میں) عقل مند شخص نہیں دیکھا۔

[امام شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی، درایۃ الموطا، ص ۱۷]

۴) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کی ثقاہت کا اعتراف کیا اور آپ کی علمِ حدیث میں اعلیٰ سند (مالک عن نافع عن ابنِ عمر) کو صحیح ترین سند قرار دیا۔

[امام شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی، درایۃ الموطا، ص ۱۷]

وسیلہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام مالک:

خلیفہ منصور (ابوجعفر) نے مسجدِ نبوی میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ میں قبلہ رُخ ہو کر دعا کروں یا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوں؟ (خلیفہ کے اس سوال پر) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: تم کیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ پھرتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے اور تمھارے والد حضرتِ آدم علیہ السلام کے بروزِ قیامت اللہ عزوجل کی جناب میں وسیلہ ہیں، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف متوجہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت مانگو۔

[امام قاضی عیاض مالکی، الشفاء، ۲/۴۴]

[امام محمد بن موسیٰ مراکشی، مصباح الظلام فی مستغیثین بخیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام، ص ۵۱]

امام سید احمد زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں کوئی وضاع یا کذب (جھوٹ) نہیں۔

[الدرر السنیہ فی الرد علی الوھابیہ، ص ۲۳]

تعظیمِ احادیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام مالک:

امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

امام مالک جب بھی کوئی حدیث بیان کرتے تو (پہلے) وضو کرتے، ادب سے بیٹھتے، عمدہ لباس پہنتے پھر حدیث بیان کرتے۔

[الشفاء، ۲/۴۶]

دفاعِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور امام مالک:

خلیفہ ہارون الرشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا: جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی (اُسے

کیا سزا دی جائے گی کیا صرف کوڑے مار کر چھوڑ دیا جائے گا؟) اس پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے غضبناک ہو کر فرمایا: وہ شخص گستاخی کے بعد کافر ہو گیا اُسے قتل کر دینا چاہیے اور جو صحابہ کی گستاخی کرے اُسے کوڑے مارنے چاہیے۔

[الشفاء،۲/۴۴]

تعظیمِ مدینہ اور امام مالک:

امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

امام مالک مدینہ منورہ میں جانور پر سوار ہو کر نہیں چلتے اور فرماتے کہ مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں سواری کے جانور سے ارضِ مقدس کو پامال کروں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ فرما ہیں۔۔۔

(امام قاضی عیاض) مزید لکھتے ہیں:

امام مالک نے ایک شخص کو ۲۰ کوڑے مارنے اور قید کرنے کا حکم دیا تھا کیونکہ اس نے (معاذ اللہ) یہ کہا تھا کہ مدینہ کی زمین ردی ہے حالانکہ وہ شخص عزت دار تھا۔

[الشفاء،۲/۵۴]

علم امام مالک کے چراغ:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۷ سال کی عمر مبارک میں درسِ حدیث کا آغاز فرمایا، حدیث شریف پڑھانے سے پہلے غسل کرتے، عمدہ لباس پہنتے (اور تعظیمِ حدیث میں) خوشبو لگاتے پھر مُسندِ حدیث پر بیٹھتے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اُن ائمہ میں ہوتا ہے جنھوں نے اس امت کو اپنے وقت کے اماموں کی جماعت عطا فرمائی، جن میں سے چند مشہور شاگردوں کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

۱۔امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ
۲۔امام یحیٰی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ
۳۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
۴۔امام اوزعی رحمۃ اللہ علیہ
۵۔امام ابنِ جریج رحمۃ اللہ علیہ
۶۔امام ابو اسحاق فزاری رحمۃ اللہ علیہ
۷۔امام ابو علی حنفی رحمۃ اللہ علیہ
۸۔امام خالد بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ
۹۔امام حماد بن ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

وغیرہ

اکابر کا اصاغر سے روایت:

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے عمر، شرف، علم ۔۔ الغرض بہت سے اعتبار سے ممتاز ہیں (اس کا اعتراف خود امام مالک نے فرمایا:) چنانچہ:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی سے فرمایا: اگر وہ (امام اعظم) آپ (امام شافعی) کے ساتھ (اس مسجد میں موجود) ستون کو (دلائل کی بنیاد پر) سونے کا ثابت کرنے پر کلام کرتے تو اس پر حجت قائم کر دیتے۔

[امام مزی، تہذیب الکمال، ۲۹/۴۲۹، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت]

پر یہ بات بھی قابلِ دید ہے [کہ جسے امام دارالقطنی (انظر: غرائب)، امام نووی (انظر: تقریب)، سخاوی (انظر: مقاصد الحسنہ) اور امام جلال الدین سیوطی شافعی (الفانید فی حلاوۃ الاسانید، ص۲) نے بیان کیا کہ] امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث کی روایت کی ہے، یوں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے سامعین میں امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی ہوتا ہے (یہ بات کوئی کم علمی کی دلیل نہیں کے بڑا چھوٹے سے روایت کرے بلکہ یہ تو علم کی اصل ہے کہ جہاں سے علم کا حصول ممکن ہو اِسے حاصل کیا جائے، یہ بھی یاد رہے کہ امام بخاری شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے روایتِ حدیث کی ہے حالانکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے)۔

امام مالک اور موطا:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب "موطا" لکھ کر اُمتِ محمدی پر یکتا احسان کیا ہے، آپ نے خلیفہ منصور کی فرمائش پر اس کتاب کو تحریر فرمایا، آپ کا اس کتاب کی تحریر میں اخلاص ایسا تھا کہ آپ نے فرمایا: اگر ان اوراق میں سے ایک ورق بھی (پانی میں ڈالنے سے) بھِگ جائے تو مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں، لیکن یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی صدقِ نیت اور اخلاص کا ثمرہ تھا کہ پانی میں ڈالنے کے باوجود اوراق میں سے کوئی ورق بھگا نہیں۔۔۔۔ (بلاشبہ) امام مالک کی یہ خدمت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں مقبول ہے (اور اسی بناء) اس کتاب کی ثقاہت تمام ائمہ حدیث کے نزدیک مسلم ہے۔

حافظِ موطا مالک، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے متعلق فرمایا:

کتاب اللہ کے بعد (اپنے زمانے میں) روئے زمین پر اس سے صحیح کوئی کتاب نہیں۔

[امام زرقانی، شرح موطا، ۸/۱]

امام حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

موطا کی صحت وقوت سے لوگوں کے دِلوں میں جس قدر ہیبت طاری ہے (کہ اس بناء) اسکا کوئی کتاب مقابلہ نہیں کرسکتی ۔

[عبد الحی لکھنوی، التعلیق المجد، ص ۱۵]

اِس کتاب کی شہرت وثقاہت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے بعض علماء نے اِسے صحاح ستہ میں شمار کیا ہے اور محدثِ ہند امام شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے کُتب کی تقسیم میں اس کتاب کو صحیح بخاری وصحیح مسلم کے درجہ میں رکھا ہے۔

[اس کتاب کے تفصیلی معارف کے مطالعے کے لیے ملاحظہ ہو(تذکرۃ المحدثین، امام مالک، موطا مالک، ص ۱۰۰)]

وصال :

امام مالک ۱۷۹ھ میں اِس دار الفانی سے تشریف فرما ہوئے ،آپ وہ عالمِ ربانی ہیں کے جنھیں روز بلا ناغہ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی تھی۔

[امام ابونعیم اصبھانی، حلیۃ الاولیاء، ۳۱۷/۶]

اللہ پاک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ صدقے ہماری مغفرت فرمائے

امین بجاہ النبی امین صلی اللہ علیہ وسلم